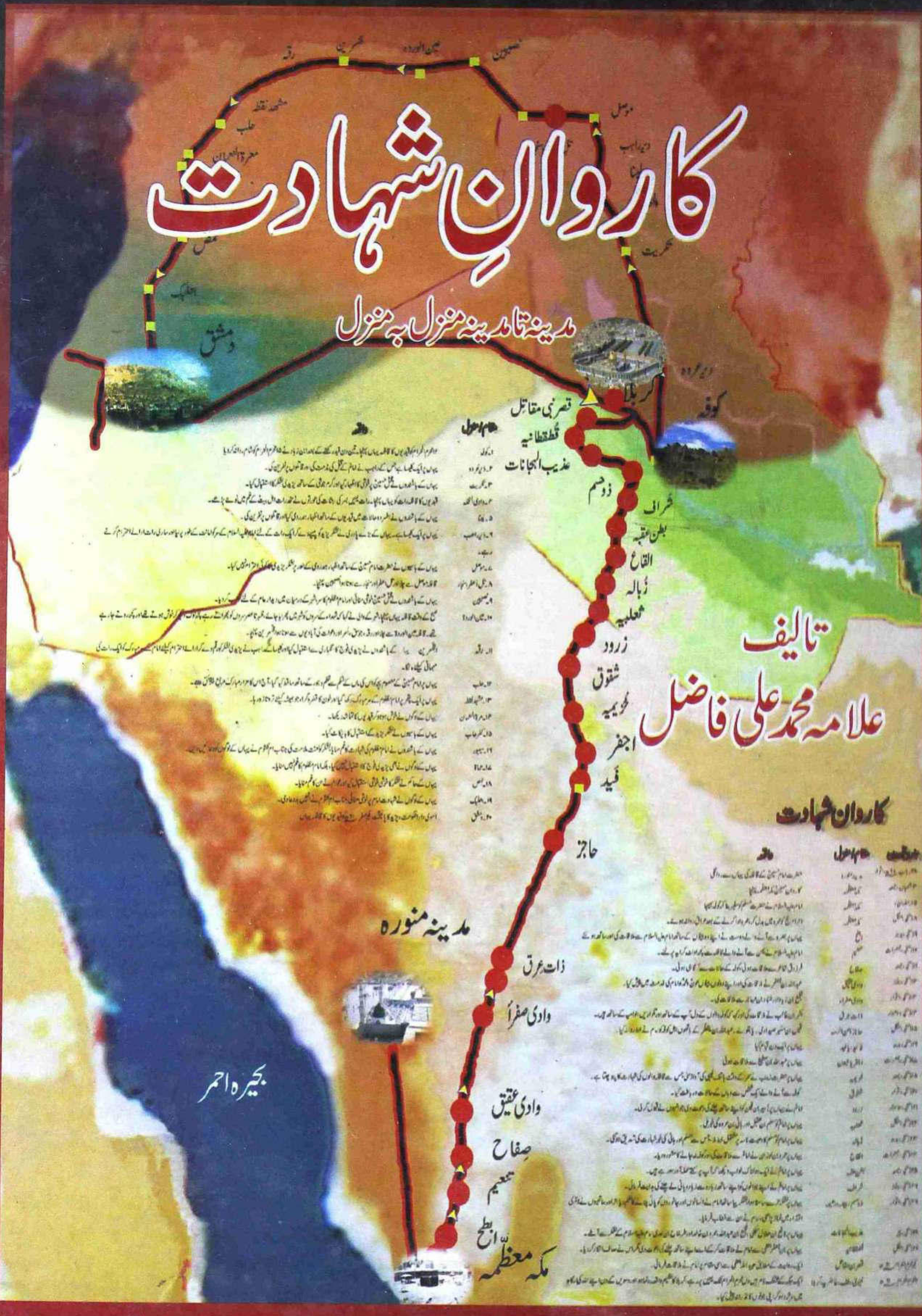
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف
علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّہدآء ابوعبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه،منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مد ظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

نے کہا:

”میں نے تمہارے لئے ابن زیاد سے خصوصی طور پر امان حاصل کی ہے“

تو سب نے یک زباں ہو کر کہا:

”خدا تجھ پر بھی اور تیری امان پر بھی لعنت کرے، ہمارے لئے تو امان ہے لیکن نواسہء رسولؐ دلبند علیؑ و بتولؑ کیلئے کوئی امان نہیں؟“

اعلانِ جنگ اور دشمن کی صف آرائی:

ایک تو ابن زیاد کا عمر سعد کی معزولی کا خط اور دوسرے فرزندان علی بن ابی طالب علیہ السلام کا امان نامہ کو مسترد کر دینا یہ دو عوامل ایسے تھے جن کی وجہ سے عمر سعد کا رویہ یکسر بدل گیا اور اس کی صلح و آشتی اور جنگ سے گریز کی پالیسی جنگ، خونریزی اور قساوت و سنگدلی میں تبدیل ہوگئی، اور شمر کو قیادت سے محروم رکھنے کیلئے اس نے اسی جگہ پر حکم دیا کہ تمام فوج فوراً خیام حسینؑ کے سامنے جمع ہو کر حملہ کیلئے تیار ہو جائے اس نے کہا:

”یَاخَیلَ اللّٰهِ ارْکَبِی بِالْجَنَّةِ اَبْشِرِی“ اے خدا کے لشکر سوار ہو جاؤ اور مبارک ہو کہ تم بہشت جا رہے ہو۔

چنانچہ عمر سعد کا حکم پا کر تمام فوج نے خیام حسینؑ کا تین طرف سے محاصرہ کر لیا، پھر اس نے فوج دغا کو گواہ بنا کر امام علیہ السلام کے خیام کی طرف تیر چلا دیا اور چلّا کر کہا:

”گواہ رہنا کہ سب سے پہلے میں نے تیر چلا کر جنگ کا آغاز کیا ہے“

اس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے خیمے کے سامنے تلوار کے ساتھ ٹیک لگائے اپنے سر کو زانو پر رکھے ہوئے تھے۔

(ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۸۹ میں ہے کہ) امام کی ہمشیرہ محترمہ جناب زینب عالیہ سلام اللہ علیہا نے جو لشکر ابن سعد کا شور سنا اور اس کا جوش و خروش ملاحظہ فرمایا تو بے تاب ہوگئیں اور امام علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کرنے لگیں: ”برادر جان! دشمن کا لشکر ہمارے خیام کے قریب پہنچ گیا ہے ہر لحہ پیش قدمی کرتا آ رہا ہے“

امام عالیمقام علیہ السلام نے سر کو زانوں سے اٹھا کر فرمایا:

”اِنِّی رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ (ص) فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِیْ اِنَّکَ صَآئِرٌ اِلَینَا عَنْ

قَـرِیْـبٍ......" میں بیٹھا ہوا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی میں نے حضرت رسول خدا (ص) کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ مجھ سے فرما رہے تھے اے میرے لال تم بہت جلد ہمارے پاس پہنچنے والے ہو......!"

یہ سن کر زینب عالیہ سلام اللہ علیہا بے تاب ہو کر رونے لگیں، امامؑ نے انہیں تسلی دی اور صبر کی تلقین فرمائی، اتنے میں حضرت عباس علمدار علیہ السلام نے امامؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

"حسینؑ مولا! دشمن کی فوج خیام کی طرف پیش قدمی کر رہی ہے ہمارے لیے کیا حکم ہے؟"

امام علیہ السلام نے کھڑے ہوتے ہوئے فرمایا:

"اِرْکَبْ بِنَفْسِی اَنْتَ یَا اَخِی حَتّٰی تَلْقَاھُمْ فَتَقُوْلَ لَھُمْ مَا لَکُمْ وَمَا بَدَالَکُمْ وَتَسْأَلُھُمْ عَمَّا جَآءَ بِھِمْ......؟"

میری جان تم پر فدا ہو، میرے بھائی! گھوڑے پر سوار ہو جاؤ ان کے پاس جا کر ان سے پوچھو کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے ادھر کس لئے آرہے ہو؟"

چنانچہ حضرت عباس علمدارؑ نے بیس سواروں کو اپنے ساتھ لیا جن میں زہیر بن قین اور حبیب بن مظاہر بھی تھے، دشمن کے سامنے آ کر ان سے خیام کی طرف آنے کا سبب دریافت کیا، لشکر والوں نے جواب دیا کہ:

"ہمیں اپنے امیر ____ ابن زیاد ____ کا حکم ہے ہم آپ لوگوں کو بتائیں کہ یا تو آپ لوگ اس کے حکم کو تسلیم کر لیں یا پھر جنگ کیلئے تیار ہو جائیں!! ہم اسی مقصد کیلئے تیار ہو کر آئے ہیں"

یہ سن کر علمدار فوجِ حسینیؑ حضرت ابوالفضل العباسؑ نے فرمایا:

"تم یہیں پر رک جاؤ، آگے نہ بڑھو، میں اپنے سردار حضرت ابا عبداللہ الحسینؑ کے پاس جا کر تمہارا پیغام پہنچاتا ہوں دیکھیں وہ کیا فرماتے ہیں؟"

انہوں نے جناب عباسؑ کی بات مان لی، چنانچہ عباسؑ اکیلے جناب حسینؑ کے پاس چلے گئے اور تمام ماجرا امام علیہ السلام کے سامنے بیان کیا، جبکہ آپ کے ساتھ آنے والے بیس (۲۰) مجاہدین نے سپاہ عمر سعد کو نصیحتیں کرنے اور انہیں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ سے باز رکھنے کی کوششیں شروع کر دیں، ساتھ ہی انہیں خیموں کی طرف پیش قدمی سے بھی روکتے رہے۔

حبیب اور زُہیر کی نصیحت آمیز گفتگو:

(صاحبِ نفس المہموم ص ۲۲۶ لکھتے ہیں کہ) حبیب نے زُہیر سے کہا: "ان لوگوں کے ساتھ بات کرنا چاہیے، یا